تفسير احمد

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «الزلزلة» کا تفسير و ترجمه

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة الزلزال

جزء (30)

یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی ، اس کی آٹھ آیتیں ہیں

وجہ تسمیہ:

اس سورت کو قیامت کے آنے سے پہلے شدید زلزلے کے ذکرکے ساتھ شروع ہونے کی وجہ سے زلزلہ یا زلزال کہاجاتاہے، یہ سورة النساء کے بعد نازل ہوئی ہے ۔

سورة الزلزال کا ربط و مناسبت سورة البینۃ کے ساتھ

سورہ بینہ میں مؤمنوں کے لیے جن انعامات اور کافروں کے لیے عذاب پر بحث کی گئی ہے، اس سورت میں یہ بتادیاگیا کہ: اب وہ وعدہ اور اس کے اثرات آچکے ہیں ، سفید چہرے اور سیاہ چہرے اس دن کسی کا چہرہ ڈھکا چھپا نہیں ہوگا (سورہ آل عمران: ۱۰۶ اور ۱۰۷)۔

یہ سورہ بنیادی طورپر تین محوروں کے گرد گھومتی ہے: پہلے مرحلے میں "اشراط السّاعة " قیامت کی نشانیوں سے بحث شروع ہوئی ہے ، جو انسانوں کے تمام اعمال کے بارے میں بتاتی ہے ۔

دوسرے حصےمیں ، لوگوں کو دوگروہوں میں تقسیم کرنا، "اچھے " اور "برے" اور یہ کہ ہر شخص اپنے اعمال کا پھل حاصل کرے گا ۔

اس سورت کی آیات ، الفاظ اور حروف کی تعداد

اس سورت کا ایک (۱) رکوع ، آٹھ (۸) آیتیں ، سینتیس (۳۷) الفاظ ، ایک سو اٹھاون (۱۵۸) حروف اور تیریاسی (۸۳) نقطے ہیں۔

(یادر ہے کہ سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، اس کی تفصیل کے لیے سورہ "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)

سورة الزلزال کے نزول کا وقت

سورة "زلزلہ" مکی ہے یا مدنی اس میں علما ء کا اختلاف ہے، ابن سعود، عطاء، جابر اور مجاہد کہتے ہیں: یہ سورت مکی ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول بھی اس کی تصدیق کرتاہے، قتادہ اور مقاتل کہتے ہیں : یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی ہے، ابن عبا س رضی اللہ عنہ کا ایک اور قول اس کے مدنی ہونے کی تصدیق میں نقل ہوا ہے، اس کے مدنی ہونے پر ابو سعید خدریؓ اس روایت سے استدلال کرتے ہیں جو کہ ابن أبی حاتم نے ان سے نقل کی ہے کہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

جب"فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ " آیتیں نازل ہوئیں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا میں اپنے سارے اعمال دیکھ سکوں گا؟ فرمایا: ہاں ! پھر میں نے عرض کیا اور چھوٹے چھوٹے گناہ بھی ؟ آپ نے فرمایا: ہاں ! اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ پس میں تو ہلاک ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو سعید! مایوس نہ ہو، ہرنیکی اپنی طرح دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے، اس سورت کے مدنی ہونے کے بارے میں اس حدیث سے استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ ابو سعید خدریؓ اہل مدینہ میں سے تھے، اور وہ غزوہ احد کے بعد بلوغت کی عمر کو پہنچے تھے۔

لهذا اگر یہ سورہ اس وقت نازل ہوئی جب وہ بطور مسلمان رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ تھے جیساکه ان کی اس بات سے معلوم هوتاهے تو یہ سورت مدنی ہونی چاهیے۔

سورت کا سبب نزول

سورہ "زلزال" کے نزول کی وجه یه تهی که کفارنے قیامت اور حساب کے بارے میں بہت کچھ پوچھا اور کہا: "اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ"، (قیامت کا دن کب هے؟) (سورہ القیامه: 6) اور اسی طرح کے دیگر سوالات تھے اس بارے میں، چنانچه اس سورہ میں خدا تعالی نے ان سے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بات کی ، نه که اس کے وقت کے بارے میں ، تا که وہ جان لیں کہ قیامت کا علم صرف اسی کے پاس هے، اس کا وقت معین کرنے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سورہ زلزال کی فضیلت

اس سورت کی فضیلت کے بارے میں احادیث موجو دهیں جن میں سے درج ذیل حدیث انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت هے کهتے هیں رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں ! کیا تم شادی شده ہو؟ اس نے کہا : یارسول الله ! میں خدا کی قسم کهاکر کهتاهوں که میرے پاس شادی کے لیے کچھ نهیں هے ، آپؐ نے پوچھا: کیا "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" تیرے پاس نهیں هے؟ کها: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: یه سوره قرآن کا "ثلث" ایک تہائی حصه هے، فرمایا: "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" تیرے پاس نهیں هے؟ کہا: کیوں نهیں، فرمایا: یه سوره بهی قرآن کا رُبع هے ، فرمایا: "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا" تیرےپاس نهیں هے ؟ کہا: کیوں نهیں، فرمایا: یه سوره بهی قرآن کا چوتهائی حصه هے، پهرفرمایا تم شادی کرلو" .

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی طرح دوسری حدیث میں : حضرت انس اور ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هےکه رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: سوره "زلزال" قرآن کا آدھا حصه هے، اور "اخلاص" قرآن کا ایک تہائی حصه هے ، اور "کافرون" قرآن کا چوتھائی حصه هے، (رواه النسائی وابن ماجه)۔

سوره زلزال کا پیغام

1 - قیامت کے موقع پر زمین میں ایک بڑے زلزلے کا آنا قطعی اور لازمی بات هے، "اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا " (کیونکه لفظ "اذا" اس معاملے میں استعمال هوتاهےجو یقینی هو)۔

2 - یامت جسمانی هے، صرف روحانی نہیں ہے (انسانی جسم جو زمین میں دفن هیں ، وه قیامت کو نکلیں گے) "اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا" ۔

3 - قیامت انسان کے لیے حیرت کا دن هے، "قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا "۔

4 - زمین بهی شعور رکھتی هے: "يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا" ۔

5 - زمین قیامت کے گواهوں میں سےهے : يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ"۔

6 - قیامت میں هرقسم کے انکار کا راسته بند هے، "لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ"۔

7 - خدا کے انصاف کی عدالت میں تمام لوگ برابر هیں، "فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ..... وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ " ۔

8 - عذاب اور انعامات الله کی طرف سے عمل پر منحصر هیں ۔

9 - عمل چاهے چھوٹاهی کیوں نه هو، اس کا بهی حساب وکتاب هے؛ لهذا نه گناهوں کو چھوٹا سمجھیں اور نه عبادت کو "فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ" ۔

10 - اس دن عملِ مجسّم کو دیکھنا خود عذاب یا لذت هے ۔

سورة الزلزال کے مشتملات

عام طورپر اس سورت میں جن موضوعات کو زیربحث یا گیاهے وه هیں: قیامت کے وقت زمین پر هولناک زلزلے کا واقع هونا، جس میں یه حقیقت بیان کی گئی هے که قیامت کے وقت اور شدید زلزله آنے کے ساتھ زمین اپنا بوجھ با هر پهینک دے گی، وه بوجھ جو بهت سے مفسرین کے مطابق تو لوگوں کی وه بڑی تعداد هے، جو قبروں سے اٹھے گی، اس حقیقت کی طرف اشاره هے که اس دن انسان واقعات کی وجه دریافت کرے گا، اس حقیقت کی صراحت یہ هے که زمین اپنا سب کچھ بتادےگی ، اس عظیم دن کی خبریں اس حقیقت کی طرف اشاره کرتی هیں که اس دن کے واقعات خدا کی طرف سے هیں، انسان مختلف گروهوں کی شکل میں قبروں سے زنده هوکراٹھیں گے، اس دن

(c) ketabton.com: The Digital Library

کےانسانی اعمال کا صحیح حساب ہوگا اور یہ کہ ھرکوئی اپنے عمل کو یہاں تک ایک ذرہ کے مطابق ھو ان کے نتائج دیکھ لے گا۔
سورہ مبارکہ کے اھم ترین محوروں میں سے ایک "زلزلہ" ھے ، یہ قیامت کے دن کے وحشت ناک زلزلے کی طرف اشارہ ھے ، جس کے بارے میں کہا جاتاھے کہ یہ پھلی صور ھے، اس دن ان واقعات سے لوگ حیران رہ جائیں گے، سورۃ الزلزال کے اس حصہ کا پیغام یہ ھے کہ اس دن کے آنے سے پھلے مؤمنین کو چاھیے کہ وہ خود کو قیامت کے محشر پر حاضر ھونے کے لیے تیار کرلیں، سورہ زلزال کے دوسرے حصے میں قیامت کے دن انسان کے اپنے اعمال کے بارے میں بتایاگیاھے، درحقیقت قیامت کا حساب بہت درست ھوگا، پس انسانوں کو اپنے اعمال کے بارے میں محتاط رھنا چاھیے۔
یہ سورت زمین کو اعما ل کے گواہو ں میں سے ایک کے طور پر متعا رف کراتی ہے اور سورہ زلزلہ اپنے مخاطبین پر بہت اچھا اثر چھوڑ تی ہے ، کیونکہ اگر کوئی اس حقیقت کی طرف توجہ کرے کہ جس زمین پر وہ کھڑا ہے اور اس کے ارد گرد موجود درخت ، پہاڑ اور دیگر چیزیں اس کی تمام حرکات و سکنات کو جاگتی آنکھو ں کی طرح محفو ظ کررہی ہیں ۔
اور ایک دن وہ اس کے خلاف گواہی دیں گی تو ، وہ اپنے آ پ کو کبھی تنہا نہیں سمجھے گا اور کبھی گناہ کرنے کی ہمت نہیں کرے گا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورة الزلزال

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

سورت کا ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	شروع کرتاھوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾	جب نفخه اولی میں زمین پوری شدت سے اور مسلسل ہلا دی جائے گی
وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾	اور زمین اپنے اندر کا بوجھ نکال باهر ڈال دے گی
وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾	اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوگیا ہے ؟
یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾	اس روز وہ اپنے حالات بیان کرے گی
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾	اس لیے که تیرے رب نے اسے حکم دیاہے
یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾	اس دن لوگ گروہ گروہ هوکر آئیں گے تا که ان کو ان کے اعمال دکھادیے جائیں
فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾	توجس نے ذره بھر نیکی کی هوگی وہ اس کو دیکھ لے گا
وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾	اور جس نے ذره برابر برئی کی هوگی وہ اسے دیکھ لے گا

سورة زلزله کی تفسیر

اس سوره کی مبارک آیات میں ؛ قیامت کی آمد کی نشانیاں ، نیکی اور بدی کا بدلہ جیسے مو ضوعات کے بارے میں بحث کی گئی ہے ۔

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾	جب نفخه اولی میں زمین پوری شدت سے اور مسلسل ہلا دی جائے گی

جب زمین سختی سے جھٹکے کھائی گی اور پوری طرح ہلائی جائے گی اور اس کے پہاڑیاں تتر بتر ہوجائیں گے، اور اسکے ٹیلے ہموار

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہوجائیں گے، اور زمین بغیر فراز و نشیب کے صاف چٹیل میدان بن جائے گی ۔
اور زمین اپنا بوجھ اتاردے گی اور انسان خود سے کہے گا کہ : زمین کو کیا ہوگیا ہے ؟ (یوں زمین کانپے گی) اس دن زمین اپنی خبریں سنائے گی ، کیونکہ تمہارے رب نے اس کو وحی بھیجی ہے ، اس دن لوگ بکھرے انداز میں قبروں سے نکلیں گے ، تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ، پس جس نے ذرہ بھر نیکیاں کی ہو اسے دیکھ لے گا ،اور جس نے ذرہ بھر برائیاں کی ہو وہ اسے دیکھ لے گا ۔
"إذا ..." قیامت کے شدید زلزلہ کی طرف اشارہ ہے ، (مراجعہ کیا جائے : (سورہ حج :۱)
لفظ " زلزلت " یعنی : وہ شدت سے لرزگیا اور پریشان ہوا، زمین اپنے اس بڑے زلزلے سے بہت زیادہ غیر متوازن ہوجائے گی ، جو اس کا آخری جھٹکا ہوگا ، یہ قیامت کے زلزلے کی نوعیت ہے ، دنیا کے زلزلے اس کی چھوٹی اور محدود مثالیں ہیں ۔
" زلزالھا" وہ زلزلہ جو زمین کے ساتھ مخصوص ہے ،اور کس طرح ہے اور کتنا شدید ہے رب عظیم کو معلوم ہے، سورہ کا آغاز زمین پر آنے والے زلزلے کی خبر سے ہوتاہے ، جو دنیا کے زلزلوں سے مختلف ہوگا، کیونکہ دنیامیں زلزلہ عارضی اور قلیل مدتی ہوتاہے ، اور اس سے جو نقصان ہوتا ہے وہ وقتی اور مقامی ہوتاہے ، لیکن قیامت کا زلزلہ مکمل اور بڑ ی شدت اور مکمل مربوط نقصان کے ساتھ ہوگا ، انسان اس وقت مدہوش لوگو ں کی طرح ہوں گے، جب کہ وہ مدہو ش نہیں ہوں گے ، اللہ تعالی فرماتاہے : " وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى" (الحج :۲) (اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھوگے ، جب کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے) ۔
روایات اور بہت سی تفاسیر اور علما اسلام کی تشریحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ : مد فون چیزیں پہلے نکلیں گی ، لیکن یہ ممکن ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے جو چیزیں باہر نکلیں ، وہ وقت کے ساتھ ساتھ زمین کے نیچے دب جائیں اور پھر قیامت کے دن باہر نکل آ ئیں، قیامت کے دن شاید مدفو ن چیزوں کے ظاہر ہونے کی حکمت یہ ہے کہ دولت کے چاہنے والے اپنی آنکھو ں سے دیکھ لیں کہ مال و دولت بیکار ہے ، اور انسان (کافر یہ صورت حال دیکھ کر) کہے گا کہ کیا ہوا ہے کہ زمین اس طرح لرزرہی ہے وہ تمام اچھی

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور بری باتوں کا اظہار کرے گی ، کیونکہ اس کو عظیم رب کی ہدایت اورحکم اسی طرح ہوگا۔

ترمذی اور دیگر کتب احادیث میں مر فوع حدیث ہے کہ جس نے زمین پر کوئی عمل کیا ہو ، وہ عمل اچھا ہو یا برا ، زمین اسے ایک ایک کرکے بیان کرے گی ، اور یہ اس کی دلیل اور گواہی ہے ، اس دن لوگو ں کے مختلف گروہ بن کر (حسا ب و کتاب کی جگہ) آئیں گے ، جو لوگ حساب سے فارغ ہو چکے ہوں گے وہ حساب کی جگہ سےواپس آجائیں گے ، کچھ جنتی اور کچھ دوزخی ، جنتی جنت میں جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں جائیں گے، تاکہ وہ اپنی حیثیت دیکھ سکیں ، پس جس نے دنیا میں ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا ، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا ، بشرطیکہ اس وقت تک برائی اور خیر باقی رہے ، ممکن ہے کہ کفر کی وجہ سے نیکی ضائع ہوجائے ، یا ایمان اور توبہ کی وجہ سے برائی معاف ہو جائے ، یہ اس میں شامل نہیں ہوگا ، کیونکہ نہ باطل شدہ نیکی نیکی کہلا ئے گی اور نہ معاف کی گئی برائی برائی رہے گی اس حشر کے میدان میں وہ سامنے نہیں آئیں گی ۔

امام بخاری ؒ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے وقت اور اس کی نشانیو ں میں سے ایک کے بارے میں فرمایا : قیامت قا ئم نہ ہوگی حتی کہ علم اٹھا لیا جائے گا ،زلزلے بکثرت آئیں گے ، وقت کم ہوتا جائیگا ، فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل و غارت عام ہوگی یہاں تک کہ تمہارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہوگی ، یعنی وہ عام ہوجائے گی۔ (بخاری :حدیث نمبر ۹۸۹)

قیامت کے اس بڑے زلزلے کے تصور کو سورہ حج کی آیت کافی حد تک مزید واضح کرتی ہے ، وہ یوم جزا جس میں اللہ سبحان وتعالی نے کفار کو عذاب دینے کا وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے ، : " يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝۱" (سورہ الحج) ترجمہ (اے لوگو اپنے رب سے ڈرو ، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲	اور زمین اپنے اندر کا بوجھ نکال باہر ڈال دے گی

اور زمین اپنے اندر کے خزانوں اور مردوں کو دوسرے نفخہ میں باہر پھینک دے گی ، زمین کے بوجھ سے مراد انسان ہے، وہی فرض شناس مخلوق مراد ہے جو زمین و آسمان کے برابر وسیع جنت کے لیے پیدا کی گئی ہے، وہ کافی وزنی اور بھاری ہے، کیونکہ اس نے امانت کو قبول کیا ہے، اور خدا نے زمین اور آسمان کو اس کے لیے مسخر کردیا ہے ، اور اسے زمین پر اپنا جانشین بنایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

کہ اگر اس کی عقل اس کی خواہش پر غالب آجائے تو فرشتوں سے افضل ہے ، اور اگر اس کی ہوس اس کی عقل پر غالب آجائے تو یہ جانوروں سے بھی کمتر ہے ۔
امام طبری اپنی تفسیر کی جلد : ۳۰ صفحہ : ۲٦۵ پر لکھتے ہیں : زمین تمام مردوں کے جسموں کو زندہ شکل میں پھینک دے گی ، اور زمین کے اندر موجود مردے اس پر بھاری پڑجائیں گے ، ابن عباس ؓ نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ : وہ اپنے اندر موجود مردوں کو نکال دے گی، اور منذر ابن سعید فرماتے ہیں : یعنی اپنے پیٹ میں مدفون مردے باہر نکالے گی ، (آلوسی : 30 /209) ابن کثیر نے اپنی تفسیر کی جلد : 4،صفحہ 540 میں لکھا ہے : (یعنی مردوں میں سے جو کچھ زمین میں ہے اسے باہر پھینک دے گی، سلف میں سے کئی لوگوں کی یہی رائے ہے) مسلم اور ترمذی کی حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "تلقي الأرض أفلاذ كبدها أمثال الاسطوان من الذهب والفضة فيجيء القاتل فيقول: في هذا قتلت، و يجيء القاطع فيقول: في هذا قطعت رحمي ويجيء السارق فيقول: في هذا قطعت يدي، ثم يدعونه فلا يأخذون منه شيئا"۔
ترجمہ : " زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور کہے گا کیا اس کی خاطر میں نے قتل کیاتھا ؟ رشتہ داری توڑنے والا آکر کہے گا : کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی تھی؟ چور آکر کہے گا : کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا ؟ پھر وہ اس مال کو چھوڑ دیں گے ، اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے" یہ بات قابل ذکر ہے کہ زمین دوسرے نفخہ میں مردے باہر پھینک دے گی ، "اثقال " ثقل کی جمع ، بھاری بوجھ ، اس سے مراد تمام لاوا ، مدفون چیزیں ، خزانے اور مردے اور ان کے علاوہ ہیں جنہیں زمین قیامت کے دن باہر پھینکے گی، جیسا کہ سورہ انشقاق کی آیت " 4" میں فرماتا ہے : وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ (اسی طرح ملاحظہ ہوں سورہ:عنکبوت آیۃ "3" اور سورہ نحل : 7)۔

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾	اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوگیا ہے ؟

انسان کا یہ کہنا حیرت اور خوف سے ہے ، : الْإِنسَانُ : ایک انسان جو زمین کے غیر معمولی جھٹکے اور خوفناک تبدیلیوں کو دیکھے گا ، تو وہ اپنے آپ سے کہے گا " مالها " زمین پر کیا گزررہی ہے ؟ اسے کیا ہوگیا ہے ، زمین پر کونسی آفت آئی ہے، کونسی مصیبت میں گرفتار ہے ، جو اتنے زور سے ہل رہی ہے، اور اپنے پیٹ میں موجود ہر چیز کو باہر پھینک رہی ہے؟ اس میں

(c) ketabton.com: The Digital Library

کوئی شک نہیں کہ اس سوال کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا، البتہ مومن آدمی اس کا علم اور آگاہی رکھتا ہے ، کیونکہ یہ اس کے عقیدے کا حصہ ہے، اکثر مفسرین کے قول کے مطابق اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس دن کے خوف و ہراس کو سمجھتے ہیں لیکن مو من نہیں ہیں اور قیامت کی نشانیاں صرف روئے زمین کے بد ترین لوگوں کے لیے ظاہر ہوں گی ، اور اہل ایمان اور وہ بھی جن کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے صحیح حدیث کے مندرجات کے مطابق قیامت سے پہلے ان کی جان ہوا کے جھونکے سے لی جائے گی، اور وہ قیامت کا خوف و ہراس محسوس نہیں کریں گے، اور جب وہ بیدار ہوں گے تو موجودہ حالات سے حیران نہیں ہوں گے ، کیونکہ (مومنین) سے اس دنیا میں وعدہ کیا گیاتھا، کہ ایساہی کچھ ہوگا، جیساکہ حدیث مبارک میں ہے: "يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ (مسلم: 1924 اور 2937 اور 2940) "

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا○٤	اس روز وہ اپنے حالات بیان کرے گی

اس دن جو قیامت کا آغاز ہے ، زمین اپنے باشندوں اور اپنے لوگوں کے اچھے ، برے اعمال کی خبریں بہ زبان حا ل و قال بتائے گی ، کہ اس پر کیا گزر رہی ہے۔

"يَوْمَئِذٍ" : اس دن "إذا" سے بدل هے ، "تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا " اس دن زمین اپنے مالک کو اپنی اچھی اور بری خبریں سنائے گی ، یہ بولنا اور بیان کرنا یا تو به زبان حال وقال هے (یعنی زبان کے ذریعه الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ) اور زمین انسانی اعمال کی گواه اور دیکھنے والی هے ، یایه که به زبان حال هوگا، یعنی اس وقت زمین کی جو حالت هوگی وه هرچیز بیان کرے گی۔

اور اس دن صحیح اور غلط ظاهر هوجائیں گے، "أَخْبَارَهَا " زمین کی خبریں ، وه کیفیت اور حالات جو اس وقت آنکھوں کے سامنے نظر آئیں گے، یا اس پر لوگوں نے جو اعمال کیے تھے، اب یه اس کی گواهی دے گی، کیونکه دنیا میں هرچیز لکھا هوا محفوظ هے .

واضح رهے که انسانی اعمال کے گواهوں میں سے ایک گواه زمین بھی هے، زمین پر انسان جو کچھ بھی کرتاهے، خواه براهو یا اچھا، زمین اس کی گواهی دے گی، اس نے جو کچھ بھی کیا هے چاهے اطاعت هو یا نافرمانی۔
حضرت ابوهریره کی ایک روایت میں هے که رسو لالله صلی الله علیه وسلم نے آیت : "يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا" کی تلاوت کی، اور فرمایا: کیا تم جانتے هو

(c) ketabton.com: The Digital Library

زمین کی خبریں کیا ھیں؟ انھوں نے کہا: اللہ اور رسول ھی بھتر جانتے ھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبر یہ ھےکہ وہ ھرایک مرد اور عورت کے کیے کی گواھی دےگی، کہ اس پر کیا عمل انجام دیے گئے تھے، اور کھے گی کہ: فلان نے فلان دن فلان کام کیا تھا، اس کی خبریں اس طرح کی ھوں گی" (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کھا ھے: یہ حسن صحیح ھے۔

دوسری حدیث میں آیاھے: زمین سے بچو اور شرم کرو، کیونکہ زمین تمھاری ماں ھے ، اور زمین پر جو کوئی اچھا یا برا کام کرتاھے، وہ اس کے متعلق خبر دے گی (طبری نے اسے معجم میں روایت کیا ھے)۔

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝	اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیاہے

کہ وہ کیا سنے اور کیا کھے، اس کا مطلب یہ ھے کہ خدا نے زمین کو بولنے کے قابل بنایا اور کلام کا حکم دیا، "بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا " باء ، سببیه ھے ، "أَوْحَىٰ " پیغام بھیجا ، حکم دیا (رجوع کریں ، سورہ نحل : 67) تا کہ اس پر پیش آنے والے تمام واقعات بیان کرے، پھر نافرمان اور گنھگار کی شکایت کرکے اس پرگواھی دے گی، او ر مطیع و فرمانبردار کا شکریہ ادا کر کہ اس کی تعریف کرے گی۔

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝	اس دن لوگ گروہ گروہ ھوکر آئیں گے تا کہ ان کو ان کے اعمال دکھادیے جائیں

اس دن لوگ بکھرے ھوئے نکلیں گے اور محشر میں جائیں گے ، تاکہ اپنے اعمال کے نتائج دیکھ لیں، یعنی: ایک ایک کرکے، الگ الگ، بغیر اجتما ع کے، ھم خیال ، ساتھی ، دوست، شور وغل، جھگڑا اور تکبر کے بغیر، اس حقیقت کے باجود کہ اللہ سبحانہ وتعالی نےسورہ یاسین کی آیت "65" میں بیان کیا ھے: "آج ھم ان کے منہ پر مھرلگائیں گے، اور ان کے ھاتھ ھم سے بات کریں گے، ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواھی دیں گے"۔

"يَصْدُرُ ": قبر سے باھر آئیں گے، "أَشْتَاتًا" شتیت کی جمع، بکھرے ھوئے، اس سے مراد گروہ، گروہ اور ایک ایک فرد ھے، اور یہ حال ھے ، علماء کی رائے کے مطابق "أَشْتَاتًا" شتیت کی جمع ، بکھرے ھوئے، اس سے مراد گروہ ، گروہ اور ایک ایک فرد ھے، اوریہ حال ھے، علماء کی رائے کے مطابق "أشتاتا" تین معنوں میں استعمال ھواھے:

1 - منتشر اور اکیلا، کچھ دائیں طرف جا اور کچھ بائیں طرف جائیں گے ، اور ھرایک اکیلا ھوگا ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - مسلمان ایک طرف اور کافر دوسری طرف جائیں گے ۔
3 - هرگروه اور قوم اپنے ساتهیوں اور رهنماؤں کے ساتھ؛ مشرک کے ساتھ مشرک ، سود خور کے ساتھ سود خور ، "لِّيُرَوۡاْ أَعۡمَٰلَهُمۡ " تاکه اپنے اعمال کا صله دیکهیں، که وه جنتی هیں یا جهنمی ، یعنی : وه لوگ اس جگه جائیں گے جهاں ان کے اعمال ان کو دکهائے جائیں گے، تا که وه ان کو دیکهیں، اور اپنی سزا کا سامنا کریں، بعض اوقات انسان کو اپنے اعمال کا سامنا کرنا کسی بهی سزا سے زیاده مشکل اور تکلیف ده محسوس هوتاهے ، کچھ چیزیں ایسی هیں جن کو دیکهنے سے لوگ گریز کرتے هیں اور ان کا سامنا کرنےسے کتراتے هیں ۔

مفسرین لکهتے هیں: قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے مختلف اور پراگنده حالت میں حساب کے مقام اور محل کی طرف نکلیں گے، ان میں سے کچھ مامون اور محفوظ هوں گی، اور کچھ خوفزده ، کچھ اهل جنت کے رنگ میں هوں گے، اور کچھ اہل جہنم کے رنگ میں ہوں گے، جوکه روسیاه هوں گے، کچھ دائیں طرف مڑیں گے اور کچھ بائیں طرف، جیساکه وه اپنےدنیا میں مذاهب اور طریقوں میں بٹے هوئے تهے ۔

مفسر ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکهتے هیں: که لوگ گروه گروه کے طور پر حساب کے مقام کی طرف لوٹیں گے، یعنی : جب که وه مختلف اقسام اور گروهوں میں بٹے هوئے هوں گے: شقی سے سعید اور جنتی سے دوزخی تک ، هاں ! وه واپس آئیں گے: "تا که ان کے اعمال ان کو دکهائے جائیں" یعنی : تاکه الله تعالی ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کرے، اور ان سے کهے: یه تم هو اور یه تمهارے اعمال ، یا اس کا مفهوم یه هے که : تا که الله تعالی ان کو ان کے اعمال کے نتائج دکهائے، اعمال نه صرف لکهے گئے هیں بلکه دیکهےجا سکیں گے ، که انهوں نے کون سے گناه ، یاکون سے اچهے کام کیے هیں ، انسان اپنے تمام چهوٹے بڑے کاموں اور گناهوں کو دیکھ کر ان کا اعتراف کرے گا ۔

یہاں عمل کی سزا کی بحث نهیں هے، یہ نهیں کها که:" لیرواجزاءهم" بلکه کسی کمی بیشی کے بغیر ان کے اعمال بالکل درست اور مکمل طور پر ان کو دکها ئے جائیں گے، سوره آل عمران میں الله تعالی قیامت کے منظر اور انسانوں کے اعمال کی تصویر کشی کرتے هوئے فرماتاہے: "يَوۡمَ تَجِدُ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَيۡرٍ مُّحۡضَرًا۝" (سوره آل عمران: 30) وه دن آئے گا جب هراس شخص کو جس نے کوئی کام کیا هوگا وه سامنے لاکر اسے دکها یا جائے گا،

(c) ketabton.com: The Digital Library

لفظ "مُّحۡضَرَ" یھی ھے، مُّحۡضَرَ کا مطلب درحقیقت ان چیزوں کو زنده کرناھے جو انسان کے خیال میں اس نے کیے ھیں، اور دوسرے لفظوں میں غائب هوکر ختم هوئےھیں، اور قرآن کے تعبیر کے مطابق اڑگئے ھیں: جیساکه قرآن کریم کی ایک اور آیت میں ھے: " وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِي عُنُقِهِۦ۝" هروه عمل جو انسان نے کیاھے ، اس کو جمع کرکه اس کے ساتھ شامل کریں گے (طائر کا معنی: پرنده ھے، اس سے مراد اعمال نامه ھے).
"أَلْزَمْنَٰهُ" کا معنی ہے هم نے اس سے جوڑ دیا، "فِي عُنُقِهِۦ۝اس کی گردن میں" وه اعمال جو اس نے کیے ھیں اور سمجھتاھے که وه ختم هوگئے ہیں، ایسا نهیں ھے ، بلکه ہر قول وفعل محفوظ کیا جاتاھے .

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ۝	توجس نے ذره بھر نیکی کی هوگی وه اس کو دیکھ لے گا
وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ۝	اور جس نے ذره برابر برئی کی هوگی وه اسے دیکھ لے گا

"مِثْقَالَ ذَرَّةٍ" مٹی کے ایک ذرے کے برابر، بعض اسے ایک چھوٹی چیونٹی کہتے هیں جو عربوں میں ایک علامت ھے (ملاحظه هو : سوره نساء : 4 ، سوره یونس : 6).
اهل علم بھی لفظ "ذره" کے بارے میں لکھتے ھیں که : "ذره" وه گرد وغبار ھے جو سورج کی شعاعوں میں نظر آتاھے، اور ابن عباس رضی الله عنه فرماتے هیں: اگر تم اپنے هتھیلی کو زمین پر رکھو اور پھر اسے اٹھاؤ تو مٹی کا هر وه حصه جو تمهارے هاتھ سے چپک جائے ایک ذره ھے ، (مسلم) .
مفسر قرطبی فرماتے هیں: الله نے یه مثال اس لیے دی تاکه یه بتائے که وه اولاد آدم کے کسی بھی چھوٹے، بڑے عمل سے لاعلم نهیں ھے، "إِنَّ اللهَ لايظلم مثقال ذرّة" کے مطابق ھے (ترمذی).

لفظ ذرّه کے بارے میں علماء کی رائے

1 - چھوٹی بھوری چیونٹیاں .
2 - ریت کے ذرات
3 - وه گرد وغبار جو سورج کی شعاعوں کے ساتھ دن کی روشنی میں نظر آتاھے .
4 - ذره سے مراد هروه چیز بهت کم ، اور بهت کم نیکی ، یهاں تک که ایک مسکراھٹ بھی، اعمال کےزمرے میں شمار کی جائے گی، اور اس کا بدله دیاجائے گا ، "فَمَن يَعْمَلْ..... وَمَن يَعْمَلْ " آیات مبارکه کا مفهوم یه بتاتاھے که

(c) ketabton.com: The Digital Library

: الله تعالی کی طرف سے دی جانے والی جزا اور سزا عمل کے بنیاد پرھے، عمل چاھے جتنے بھی چھوٹے کیوں نه هوں، اس کا حساب وکتاب موجود هوگا، اس لیے همیں نه گناهوں کو چھوٹا سمجھنا چاهیے اور نه عبادات کو، اس کے ساتھ ساتھ اس دن عمل کا تجسم اور اس کو دیکھنا یا توعذاب ھے یا لذت، حدیث شریف میں هے: قیامت کے دن کوئی نهیں هوگا، مگر خود کو ملامت کرے گا، کیونکه اگر وه نیک هے تو خود سے کهے گا که میں نے اپنی نیکیوں میں اضافه کیوں نهیں کیا، اوراگر اس کے علاوه هے تو کهے گا: میں نے گناه کیوں نهیں چھوڑے؟ یه حالت ثواب اور عتاب کو دیکھ کر هوگی ، ابن مسعود رضی فرما تے هیں آیت : "فَمَن یعمل .." سب سے مضبوط آیت هے قرآن کریم میں ۔

واضح رهے که : اس آیت کے عموم پر علماء کا اتفاق هے، کعب احبار کهتےهیں که : خدا تعالی نے محمد صلی الله علیه وسلم پر دو آیات نازل کی هیں جو تورات ، انجیل ، زبور اورصحیفوں میں موجود هرچیز پر مشتمل هے، وه دو آیات یه هیں: "فَمَن يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ..... وَمَن يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ " نیز ابن جریر اور ابن أبی حاتم کی روایت کرده حدیث شریف میں هے که حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا که الله تعالی آپ پر رحمت ناز ل فرمائے : کیا قیامت کے دن میں اپنی برائی کا ایک ذره بھی دیکھوں گا؟ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر ! تم دنیا میں جو نا خوشیاں دیکھ رہے ہو یہ برائی کے ذره کے وزن کا کفاره هیں، لیکن الله تمهارے لیےخیر کے ذرے کا مثقال جمع کرے گا تا که تم قیامت کے دن اسے پاؤ۔

سعید ابن جبیر ؓ آیت مبارک کے نزول کے بارے میں کهتے هیں: جب آیت "ویطعمون الطعام علی حبّه " نازل هوئی ، تومسلمانوں کا یه گمان تھا که ضرورت مندوں کو دی جانے والی چھوٹی ضرورت پر ثواب نهیں ملتا، اور کچھ لوگوں کا یه ما ننا تھا که چھوٹ گناهوں پر انهیں سرزنش نهیں کی جائے گی، جیسے : جھوٹ، حرام نظر، غیبت ، وغیره پر ۔

اور وه کهتےتھے: که اس کے سوا کچھ نهیں هے که الله تعالی نے همیں صرف بڑے گناهوں کے ارتکاب سےبچنے کے لیے دوزخ کی دهمکی دی هے، نه که چھوٹے گناهوں پر! تب الله سبحان وتعالی نے یه آیات نازل فرمائی ۔

حدیث شریف میں هے که : جب رسول الله صلی الله علیه وسلم سے گدھوں کی زکوة کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: الله تعالی نے اس بارے میں مجھ پر اس منفرد اور جامع آیت کے علاوه کچھ نازل نهیں کیا هے، "فَمَن

(c) ketabton.com: The Digital Library

يَّعۡمَلۡ..... وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ " اس لیے اس آیت کو جامع آیت کھاجاتاھے ، یعنی : منفرد، بے نظیر اور جامع ۔

یوم حشر کو شیطان کا فریضه :

احادیث اور روایات سےیه بات واضح ھے که قیامت کا دن قائم ھونے اور صور پھونکنے پر تمام موجودات ومخلوقات مرجائیں گی، اور یقینی طور پر اس جملے میں: ابلیس بھی تمام انس وجن کی طرح فنا ھوجائے گا، لیکن اس کے مرنے اور نابود ھونے کی کیفیت ھمیں معلوم نھیں ھے، سوائے اس کےکه سوره "زلزله" کے عمومی مفھوم کے مطابق ھم کھه سکتے ھیں که: پهلے نفخه میں بھت ھی ھولناک اور خوفناک زلزله آئے گا که جس کے ڈر سے دودھ پلانے والی عورت اپنے بچے بھول جائے گی ۔

قرآن کریم میں ھے که: " قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ۝۷۹ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَۙ۝۸۰ اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ۝۸۱" سوره ص : 79 و 81) ابلیس نے کھا: :"اے میرے پروردگار! پھر مجھے اس دن تک مھلت دے جس میں یه لوگ اٹھائے جائیں گے" یعنی مجھےقیامت سے پهلے نه مارو، اور مجھے اس وقت تک مھلت دے دو ، جب تک آدم اور اس کی اولاد کو ان کے موت کے بعد دوباره زنده کیا جائے گا، خدا تعالی نے فرمایا: "مان لیا" پس بیشک تو ان لوگونمیں سے ھے جنھیں مھلت دی گئی ھے مقرر وقت کے دن تک " جسے میں نے مخلوق کی فنا کے لیے مقرر کیاھے۔

اس آیت میں ذکر ھوا که ابلیس کے پاس ایک وقت تک فرصت ھے، اس کے معنی میں علماء اور مفسرین کے دوقول ھیں:

1 - ابلیس کا مقرره وقت معلوم ھے، مگر اس کا علم الله ھی کے پاس ھے که کب اس کا انجام ھوگا ۔

2 - وه وقت دوسرے نفخه تک کا ھے ، یعنی لوگوں کے اٹھائے جانے کا وقت ھے، ابلیس کی قیامت تک مھلت مانگنے کی وجه یه تھی که موت سے بچ جائے ، کیونکه اگر وه قیامت تک مھلت پاتاتو موت سے بچ جاتالیکن خدا نے اسے مھلت تو دی لیکن قیامت تک نھیں ، بلکه "صَعِق" کے دن تک جو تمام مخلوقات کی موت کا دن ھے، "وَنُفِخَ فِي الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيۡهِ اُخۡرٰى فَاِذَا هُمۡ قِيَامٌ يَّنۡظُرُوۡنَ۝۶۸" (سوره زمر: 68) ۔

(اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں میں ھے اور جو زمین میں ھے، سب بے ھوش ھوجائیں گے) یه وھی دوسرا نفخه یا

(c) ketabton.com: The Digital Library

نفخه صعق هے .
صعق: سے مرادہے موت کا فوری واقع هونا. صور: یه صور یا سینگ هے ، جسے اسرافیل پھونکےگا اور اس کی خوفناک آواز سے زمین و آسمان کے تمام جاندار مرجائیں گے .

3 - اکثر علماء فرماتے هیں که "وقت معلوم" سے مراد وهی پهلا پھونک (فزع) هے که پھونکا جائے گا اور تمام مخلوق مرجائے گی ، یعنی: دوسرے پھونک کے بعد نهیں هے، کیونکه دوسرا پھونک موت کے بعد اٹھائے جانے کے لیے هے، ابن عباس کی رائے بھی وهی پهلا نفخه هے، بعض حضرات نفخه فزع اور صعق کو ایک نهیں سمجھتے، امام قرطبی کی کتاب "تذکره" میں هے که : نفخه فزع وهی صعق هے، کیونکه خوف اور دهشت ایک دوسر کے ساتھ لازم ملزم هیں، پهلے تو لوگ قیامت کی آواز کی وجه سے خوف وهراس سے دوچار هوجائیں گے، پھر اپنی جان خالق کے سپرد کردیں گے۔

لیکن قیامت میں سخت ترین عذاب اسی ابلیس کے لیے هے، کبھی بھی اس کا عذاب ختم نهیں هوگا، همیشه کے لیے الله تعالی کے سخت عذاب میں رهے گا، الله تعالی نےشیطان کو مهلت دینے کے بعدفرمایا، :" قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝٨٤ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٨٥" (ص: 84 – 85)-

اسی طرح رب تعالی قسم کهاتاهے که ابلیس اور اس کے پیروکار وں کو دوزخ میں داخل کرے گا، یهاں تک که دوزخ ان سے بھر جائے .

قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے کا طریقه

مفسرین اس جسمانی حالت کے بارے میں لکھتے هیں جس میں قیامت کے دن لوگوں کا حشر هوگا: محشر کے دن لوگ ننگے پاؤں، بے لباس ، اور غیر ختنه شده اٹھیں گے، علماء اپنی دلیل صحیح مسلم اور بخاری کی حدیث سے لیتے ہیں جو که ابن عباس ؓ سے روایت هے که : رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ: « كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ "(سوره الأنبياء: 104) قیامت کے دن لوگو ں کا حشر اس حال میں هوگا که وه ننگے بدن، ننگے پیر اور ختنه کے بغیر هوں گے، پھر آپ نے اس آیت کریمه کی تلاوت کی : " كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ "جیسے که هم نے اول بار پیدائش کی تھی اسی طرح دوباره کریں گے .

محدثین کهتے هیں : که جب حضرت بی بی عائشه رضی الله عنها نے رسول

(c) ketabton.com: The Digital Library

الله صلی الله علیه وسلم سے سناکه قیامت کے دن لوگوں کا حشر برهنه هوگا، تو انهوں نے عرض کیا : یا رسول الله ! کیا مرد او رعورت سب ایک دوسرے کو دیکهیں گے؟ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اے عائشه ، وه منظر اس سے زیاده خوفناک هوگا که لوگ ایک دوسر ے کی طرف دیکهیں (مشکاة المصابیح : 57/3).

البته بعض روایات میں یه بهی آیاهے که آدمی کو اسی کپڑوں میں اٹها یا جائے گا جو وه مرتے وقت پهنا هواتها، ابو داود ابن حبان اور حاکم نے ابوسعید خدری سے روایت کیا هے که جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انهوں نے اپنے اردگرد کے لوگوں سے کها که میرے لیے نئےکپڑے لے آو، پهر وه کپڑا پهنا، اور کهاکه میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:" إن المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها "سلسلة احادیث الصحیحة، (نمبر: 1671) (میت کو انهی کپڑوں میں اٹهایا جائے گا جن میں مراتها) حاکم نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرائط کے موافق اورصحیح قرار دیاهے، امام بیهقی نے اس حدیث اور سابقه حدیث کے درمیان تین طریقوں سے تطبیق دی.

1 - وه کپڑے جو مرتےوقت پهنے هوئے تهے، قبر سے نکلنے بعد ننگے اور برهنه بهیڑ کے سامنے کهڑے هوں گے، لیکن حشر کے بعد جنتیوں والا لباس پهنیں گے .

2 - جب انبیاء اور ان کے بعد صدیقین ، اور حسب مراتب دوسرے لوگ لباس پهنیں گے ، ان میں سے هرایک کا لباس وهی هوگا، جو انهوں نے مرتے وقت پهناتها، لیکن جب وه خلد برین میں داخل هوں گے تو جنتی لباس پهنیں گے.

3 - لباس سے مراد اعمال هیں مابعد والی حدیث کے مطابق ، یعنی هرانسان اس عمل کو انجام دینے کی حالت میں اٹهے گا مرتے وقت جس میں مشغول تها، خدا تعالی فرماتاهے: "وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ" (سوره اعراف : ۲۶) " اور لباس پرهیزگاری کا سب سے بهتر هے" ، "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ" (سورة المدثر: 4) " اور اپنے کپڑوں کو پاک رکهو"یعنی اعمال کو پاک رکهو.

اپنے آپ کو آلودگیوں سے پاک رکهیں، امام بیهقی تیسرے جواب کی توجیه کے طور پر اپنے چچا کی ایک حدیث سے استدلال کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيهِ" (النهایه ابن کثیر: 288/1) "هرانسان اسی لباس میں اٹهایا جائے گا جس میں وه فوت هواهے، کیونکه حدیث کا مفهوم دیگر وجوهات کی بنا پر یه هے که جو شخص موت

(c) ketabton.com: The Digital Library

کے وقت کفر ، ایمان ، شک یا یقین سے دنیا چھوڑ جائے تو وہ اسی حالت اور کیفیت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا ، اور بارگاہ الهی میں جلدی پیش هوگا، جیساکه ایک اور حدیث میں مذکور هے که انسان کو اسی عمل پر اٹھایا جائے گا جو مرتے وقت انجام دیا تھا۔
صحیح مسلم کی حدیث عبد الله بن عمر سے اس مفهوم کی تائید کرتی هے که انهوں نے کہا: رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ " (اگر الله تعالی دنیا میں کسی قوم کو سزادے انهیں عذاب اور هلاکت سے دوچار کرے، پھر انهیں اسی حالت میں زنده کرے گا) (صحیح مسلم: 2206/2 ، نمبر: 2879)۔
اگر کوئی احرام کی حالت میں وفات پائے ،تو قیامت کے دن لبیک کهتے هوئے اٹھے گا، بخاری اور مسلم حضرت عبد الله بن عباس ؓ سے روایت کرتے هیں که ایک آدمی حج کے سفر میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کے همراه تھا ، اونٹ سے نیچے گرا اور مرگیا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے حکم دیا که :" اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا " (مشكاة المصابيح : 520/1)۔
" اسے پانی او ربیری کے پتوں سے غسل دو، احرام کے هی دوکپڑوں میں اسے کفن دو، اسےخوشبو نه لگاؤ اور نه اس کا سرچھپاؤ ، کیونکه یه قیامت کے دن لبیک کهتاهوا اٹھے گا".
شهید کو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا که اس کے زخم سے خون رس رها هوگا ؛ خون کا رنگ توسرخ هوگا، لیکن اس سے عطرکی خوشبو اٹھے گی، مذکور ه بالا روایات کے مطابق مرنے والے مریض کو "لاالہ الاالله" کی تلقین کرنا مستحب هے ، تاکه توحید کی حالت میں اس کی موت آجائے اور قیامت کو اسی حالت میں اٹھایا جائے .

ملاحظه :

خدا تعال بعینه اسی مرده انسانون کو زنده کرے گا، یه پیدائش دنیا کی زندگی سے مختلف هے، ایک اهم فرق یه هے که نیا جسم بهت بلاؤں مصیبتوں کے باجود فنا نهیں هوگا، خدا تعالی فرماتاهے: " وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ۝" (سوره ابراهیم: 17) ترجمه: "اور اس کے پاس موت هرجگه سے آئے گی ، حالانکه وه کسی صورت مرنے والا نهیں"، حاکم نے عمروبن اودی سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا هے که معاذ کھڑے هوئے اور کہا: "یابنی أود! إنی رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم تعلمون المعاد إلی الله، ثم إلی الجنة أو إلی

(c) ketabton.com: The Digital Library

النار، وإقامة لا ظعن فيه، وخلود لا موت في أجساد لا تموت" (سلسلة الاحاديث الصحيحة: (1668)
يعني: اے بني اود ! میں رسول خدا کا قاصد ھوں، تم خدا کی طرف لوٹنے کے بارے میں جانتے ھو، اس کے بعد آخری راسته جنت یاجهنم ہے، قیامت میں زندگی همیشه رهنے والی هے، کوئی نهیں مرے گا، سب کے سب ابدیت کے لئے پیدا کئے جائیں گے ، اور موت کسی کے در پر دستک نهیں دے گی، اور جسم ایسے ہوں گے کہ انہیں موت نہیں آئے گی ۔
دونوں زندگیوں کے درمیان فرق میں سے ایسی مخلوقات کو دیکهناهے جوهم نے دنیا میں نهیں دیکهی هوگی، یا انهیں نهیں دیکھ سکتے تھے ، کیونکه اس دن انسان، فرشتوں اور جنات کو دیکھے گا، اس کے علاوه قیامت کے دن ایک اور فرق اور تعجبات میں سے یه هے که جنتی کے منه میں تهوک اور لعاب نہیں ہوگا، اور اس کا پیشاب اور پاخانه بهی نهیں هوگا، اس فرق کا یه مطلب نهیں هے که قیامت کے دن زنده کی جانے والی مخلوق قیامت کی مخلوقات سے مختلف هیں، جیساکه ابن تیمیةؒ کهتے هیں: دونوں زندگیاں ایک نوع کی هیں، اپنی صفات اور حالتوں میں یکساں هیں، مشابهت اور مماثلت رکهتی هیں، بعض دوسرے مواقع پر ایک دوسرے سے مشابهت نهیں رکهتیں، اسی بنا پر قیامت کو مبدأ کهتے هیں، کیونکه هرچیز اپنی اصل اور بنیاد کی طرف پلٹے گی ، اس لئے لفظ "أعاده" مبدأ قیامت کے متقاضی هیں (مجموع الفتاوى : 17/ 253) ۔

ملاحظه:

جنت والے خوبصورت اوربهترین شکل وصورت کے ساتھ اپنے باپ حضرت آدم علیه السلام کی شکل وصورت میں جنت میں داخل هونگے، اورکوئی شکل وصورت اتنی خوبصورت اور کامل نهیں هے، جس شکل وصورت کے ساتھ الله تعالی نے ابوالبشر کی تخلیق کی هے، خدانے حضرت آدم کو اپنے هاتهوں سے بنایاهے، اس کی تخلیق کی تکمیل فرماتے هوئے اس کو خوبصورت اندازمیں بنایا؛ چنانچہ جو کوئی بهی جنت میں داخل هو وه آدم کی صورت اور ان کےجسمانی ساخت میں ہوگا۔
خدانے آدم کو بهت بلند قد کهجور کے درخت جیسا بنایاتها، جس کا طول ساٹھ (60) گزتها، صحیح مسلم میں حضرت ابوهریره رضی الله عنه سے روایت هے که آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: خدانے آدم کو اپنی صورت میں پیدا فرمایاتها، جس کے قد کی لمبائی ساٹھ (60) گز تهی؛ لہذا جو شخص بهی جنت میں داخل هوگا تو اس شکل وصورت میں داخل هوگا ، که اس کی لمبائی ساٹھ گز هوگی ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

آدم علیه السلام کی تخلیق کے بعد انسانوں کےقد میں همیشه کمی هوتی رهی هے - (صحیح مسلم: کتاب الجنة، باب یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر : 2841)۔
جنتیوں کی صورتوں اورچهروں کی خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی یه هے که وه نوجوانوں کی طرح بغیر داڑهی کے هونگے، ایسا لگے گا که انهوں نے اپنی آنکهوں میں سرمه لگایا هواهے، اور وه تینتیس ساله (33) بن کر جنت میں داخل هونگے ۔
مسند احمد اور سنن ترمذی میں معاذ بن جبل سے روایت هے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا :(یدخل اهل الجنة جردًا مردًا كأنهم مكحلون ابناء ثلاث وثلاثین)
اهل جنت اس طرح جنت میں داخل هونگے جیسے مجرد اور بغیر داڑهی کے (بے ریش) ایسے خوبصورت هونگے، جیسے آنکهوں میں سرمه لگائے هوئےهوں، اور 33 سال کےهونگے ، (صحیح مسلم : 7928) ۔
ملاحظه :
دوزخ والے بهت هی هولناک شکل وصورت میں موٹے فربه (جن کے حجم کی مقدار کا الله کے علاوه کوئی اندازه نهیں کرسکتا) دوزخ میں داخل هونگے۔
حضرت ابو هریره سے ایک حدیث مروی هے (مابَینَ منکبی الکافر مسیرة ثلاثة أیام للراکب المسرع)صحیح مسلم :باب النار یدخلها الجبارون (2190/4)
قیامت کے دن کافر کا جسم اتنا بڑا هوگاکه ایک تیزگهوڑسوار تین دن میں اس کے دونوں شانوں کے بیچ کا فاصلے طے کرسکے ۔
کافر کے جسم کا حجم اس لئے بڑا هوگا تاکه اس کے عذاب میں اضافه هو ۔
امام نووی ان احادیث کی تشریح میں فرماتے هیں:یه سب اس لئے هے که ان کی اذیت آخری حد کوپهنچ جائے ، یقینًا ان سب باتوں پر ایمان لانا واجب هے، اس لئے کہ رسول صادق المصدوق صلی الله علیه وسلم نے اس کی خبر دی هے، (شرح نووی مسلم : 186/17)
ابن کثیر ان احادیث کی تشریح وتوضیح کرتے هوئے لکهتے هیں : (لیکون ذلك انكى فى تعذيبهم، واعظم فى تعبهم ولهيبهم، كمال شديد العقاب: (ليذوقوا العذاب) (نهاية: لابن كثير)
ان کے جسم کی یه بڑهوتری زیاده عذاب چکهنے کے لئے هے، جیساکه شدید العقاب والی ذات نے فرمایا: تاکه عذاب کوچکهیں)۔
عرش الٰهی کے پناه گزین
بخاری اور مسلم اپنی صحیحین میں ابوهریره رضی الله عنه سے روایت کرتے هیں که

(c) ketabton.com: The Digital Library

رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ". (بخاري كتاب الاذان، باب «من جلس في المسجد) -

جس دن میدان حشر میں سورج کی جھلسادینے والی دھوپ میں لوگوں کو ایسی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، جن کو بلند وبالا اور مضبوط پہاڑ بھی برداشت نہیں کرسکتے، اس دن سا ت برگزیدہ گروہ الله تعالی کے عرش کے سائے تلے امن وسلامتی کے ساتھ رهیں گے، اور اس تکلیف اور خوف کو وہ محسوس نہیں کریں گے، جودوسروں کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہوگی -

یه گروہ بلند همت، پکے عزم اور پخته ارادے کے حامل هیں، اسلامی عقیده ان کے خون اور گوشت میں ملاهواهے ، کیونکه اسلام کی اعلی اقدار ان پر راج کرتی تهیں ، یا وہ ایسے کاموں میں مصروف تهے جن کی اسلام کے ترازو میں بڑی اهمیت اور وزن تها۔

1 - ان لوگوں میں سے ایک امام عادل هے، جس نے اپنی طاقت اور بہت سے وسائل کے باوجود فساد سے دوری اختیار کی، اور لوگوں کے ساتھ عدل وانصاف کا برتاؤکیا، عدل کو شرعی معیارات اور اصولوں کے مطابق نافذ کرتارہا۔

2 - دوسرا نوجوان جس کی پرورش خدا کی بندگی میں هوئی ہو، اور اس نے نفس اماره کو تقوی کے لگام سے نکیل دی ہو، اور اپنے نفس اور خواهشات کی بات ماننے سے انکار کردیا، اور اپنی عمر گناهوں میں آلوده کرکے نہیں گزاری -

3 - وہ گروہ جو اطاعت اور بندگی کے ساتھ خدا کی مسجدوں کو آباد کرتے هیں، اور اپنی روحانی فضا میں سکون اور اطمینان محسوس کرتے هیں، اور جب مساجد سے نکلتے هیں تو ان کی روح اور توجه مسجد کی طرف هوتی هیں۔

4 - وہ لوگ جو ایک دوسرے سے محبت صرف خدا کی خاطر کرتے هیں اور ان کی اخوت صرف خدا کے لیے هے، ان کا جمع هونا ایک ساتھ نیکی ، تقوی اور اصلاح هے، اور ان کی جدائی بهی نیکیوں پر مبنی هوگی۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

5 - وہ گروہ بھی کہ گناہ اور فتنہ کے مواقع خوبصورت عورت کی شکل میں انہیں میسر ہوتے ہیں ، لیکن تقوی اور اللہ کا خوف انھیں خدا کی مرضی کے خلاف کام کرنےنھیں دیتی ۔

6 - وہ گروہ جو صرف خدا کی رضا کے لیے خرچ کرتے ھیں، اور یہ انفاق سب سے پوشیدہ طریقے سے ھوتاھے۔

7 - سب سے آخری گروہ ان لوگوں کا ھے کہ جن کے دل خوف خدا سے بھرے ہوئے ھیں، اور اس خوف اور ڈر کی وجہ سے تنھائی میں آنسو بھاتے ھیں ۔

زلزلہ کو د فع کرنے کی خاطر نماز پڑھنا

پھلی بات یه ھے که شریعت میں زلزلے کو دفع کرنے یا روکنے کے لیے کوئی نماز موجود نھیں ھے، اور ایسی کوئی حدیث بھی نبی صلی الله علیه وسلم سے ثابت نھیں ھے کہ صلاۃ کسوف کے علاوہ دفع مصائب جیسے: زلزله، طوفان وغیرہ کے لیے نماز پڑھی جائے ، اس لیےعلماء صلاۃ کسوف اور خسوف کے علاوہ دوسری چیزوں کے لیے نماز کو جائز نھیں سمجھتے ، لیکن بعض فقھاء ابن عباسؓ کی روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہتےھیں که: (جس طرح کسوف کے لیےنماز پڑھتے ھیں)اسی طرح الله تعالی کی دیگر نشانیوں جیسے زلزله، طوفان ، اور سیلاب وغیرہ میں سے کوئی نشانی ظاھر ھونے کی صورت میں نماز پڑھنا مستحب ھے، ابن عباسؓ کی روایت اس طرح ھے: "أنه صلى في زلزلة بالبصرة كصلاة الكسوف. ثم قال: هكذا صلاة الآيات" (ابن عباسؓ نے شهر بصرہ میں زلزله کی وجه سے نماز کسوف جیسی نماز پڑھائی ، اور کھا: نشانیوں کی نماز ایسی ہوتی ھے) ۔

اس روایت کو ابن ابی شیبه نے (2/ 472) میں ، اور عبدالرزاق نی (3/ 101) میں ، اور بیھقی نے "السنن الکبری: 243/3) میں ذکر کیاھے ، بیھقی نے کھا:یه عمل ابن عباسؓ سے ثابت ھے، حافظ ابن حجر نے (فتح الباری: 2/ 521) اسے صحیح کھاھے ۔

علامه کاسانی حنفی فرماتے ھیں که: خوف کے وقت نماز پڑھنا مستحب ھے، جیسے: سخت ھوا، زلزله اور اندھیرا (دن کے وقت) او ر مسلسل بارش، کیونکه یه سب خوف ھیں، اور خوف وھراس کا سبب بنتے ھیں (بدائع الصنائع : 282/2) ۔

اور کتاب "منح الجلیل شرح مختصر خلیل" (333/1) جو که مالکیه کی کتابوں میں سے ھے ، اس میں مذکور ہے که : "زلزله اور دیگر ڈرانے والی نشانیاں جیسے: وبا اور طاعون کی نماز مستحب ہے، جماعت کی صورت میں دور کعت یا اس سے زیادہ ، البتہ حنابلہ صرف زلزلہ کی نماز کو مستحب

(c) ketabton.com: The Digital Library

سمجھتے ھیں، اور وہ بھی ابن عباس کی روایت کی روسے، اس کے علاوہ کو جائز نہیں سمجھتے : "كشاف القناع" (66/2)۔
کتاب : "التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد" (318/3) میں آیا ھے کہ : " امام مالک ، امام شافعی زلزلہ اندھیرا (دن کے وقت) اور شدید آندھی چلنے کی صورت میں نماز پڑھنے کے قائل نہیں تھے، جبکہ اھل علم کی ایک جماعت جس میں: امام احمد، اسحاق اور ابوثور شامل ہیں ایسے مواقع پر نماز پڑھنے کے قائل تھے، ابن عباس ؓ سے مروی ھے کہ انھوں نے زلزلہ کے وقت نماز پڑھی ھے، اور امام ابوحنیفہ نے کہا: اگر کسی نے نماز پڑھی تو بھتر ھے، اور اگرنھیں پڑھی تو کوئی قباحت نھیں ھے ۔
مؤلف مزید لکھتے ھیں کہ: نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے کچھ بھی ذکر نھیں ھواھے کہ آپ کےزمانے میں زلزلہ آیاھو اور اس بارے میں آپ کا کوئی عمل ثابت ھو، سب سے پھلا زلزلہ عھد اسلام میں حضرت عمر ؓ کی خلافت کے زمانے میں آیا تھا ، حماد بن سلمہ قتادہ، عبد الله بن حارث سے روایت کرتے ھیں کہ شھر بصرہ میں زمین ھل گئی، ابن عباس رض نے کھاکہ: الله کی قسم مجھے نھیں معلوم کہ زمین میں زلزلہ آیا یا میرے پاؤں کی نیچے کی زمین ھل گئی؛ لھذا کھڑے ھوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز کسوف ادا کی۔
امام نووی نے المجموع (61/5) میں کھاھے کہ : امام شافعی اس بات کے قائل تھے کہ آیات یعنی الله کی نشانیوں کی نماز انفرادی طور پر بغیر جماعت کے گھر میں پڑھ سکتے ھیں ، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا یہ ماننا تھا کہ الله کی نشانیوں میں سے کسی بھی نشانی کے وقوع کے وقت نماز پڑھنا مشروع ھے ، کھتے ھیں کہ: اور نماز کسوف (کی طرح) ھرنشانی جیسے زلزلہ اور اس کے علاوہ کےلیےنماز پڑھی جاسکتی ھے ، یہ قول ابوحنیفہ ، ایک روایت احمد اور حنابلہ ک محققین اور دوسروں کا ھے (الفتاوى الكبرى) (358/5) شیخ ابن عثیمین کسوف اور خسوف کے علاوہ کےلیے نماز پڑھنے کے بارے میں کھتے ھیں کہ: علماء کے اس بارے میں قول ہیں :
قول اول: کسی بھی نشانی کے لیے نماز نھیں پڑھی جائے سوائے زلزلہ کے ، ان کا کھنا ھے کہ: بنی کریم صلی الله علیه وسلم کے زمانے میں ھوا، طوفان اور شدید بارشیں ھوئی تھیں ، لیکن ان چیزوں کیلیے نماز نھیں پڑھی گئی، البتہ زلزلہ کے متعلق ابن عباس اورعلی بن أبی طالب رضی الله عنھا کی روایت سے استدلال کرتے ھیں کہ انھوں نے زلزلہ کےوقت نماز پڑھی تھی ، تو ان کی دلیل صحابی کا عمل ھے ۔
دوسرا قول: صرف سورج اور چاند گرہن کے لیے نماز پڑھی جاتی ھے ؛

(c) ketabton.com: The Digital Library

پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا"، یعنی : "جب بھی سورج یا چاند گرھن ھوجائے نماز پڑھو" ، (متفق علیه) ان دونوں کے علاوہ "ھولناک" نشانیوں میں سے کسی کے لیے بھی نماز نہیں پڑھی جاتی ابن عباس کا عمل ان کا ذاتی اجتهاد تھا .

تیسرا قول: ھر ھولناک نشانی کے لیے نماز پڑھی جائے۔ ان کی پہلی دلیل ھے:

1 - نبی صلی الله علیه وسلم کے فرمان کی عمومیت ہے : "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ" ، (بے شک سورج اور چاند الله کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ھیں ، جن کے ذریعے الله تعالی اپنے بندوں کو ڈرا تاھے، (مسلم : 9111) انھوں نے کہا: جس نشانی میں خوف وھراس ھو ، ا س کے لیے نماز پڑھی جا سکتی ھے .

2 - بعض نشانیوں میں اتنا خوف وھراس پیدا ھوتاھے که سورج گرھن سے زیادہ سخت ہوتا ھے .

3 - ابن عباس ؓ اور علی ؓ کے عمل سے جو کچھ منقول ھے ، اس سے معلوم ھوتاھے که نماز صرف چاند گرھن کے لیے نہیں ھےبلکہ هروه چیز جس سے خوف پیدا ہو اس کے لیے نماز پڑھی جا سکتی ھے.

4 - اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم کے زمانے میں آندھی، کھڑک اور بجلی وغیره ھوتی تھی اور آپؐ نماز نہیں پڑھتے تھے ، تو یه ھمارے قول کے خلاف دلیل نہیں ھے ، ھوسکتاھے که وه عام سی ھوا ھو، جس کے لوگ عادی ھوں، لوگوں کے لیے خوفناک نہ ھو، یہ درست ھے که بعض بجلیاں بھت بری اور خوفناک ھوتی ھیں، لیکن نبیؐ کے دور میں بجلیاں اتنی خوفناک تھی بھی یا نہیں ؟ کون ثابت کرسکتاھے که ایسا تھا ؟ یه تیسری رأئے شیخ الاسلام ابن تیمیه ؒ کی ھے جو که راجح بھی ھے ، (الشرح الممتع :193/5) (خلاصه کے ساتھ)۔

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library